غدیر اور مقام حضرت علیؑ

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ الشریف

پیامبر اسلامؐ کی جانشینی شیعوں کے عقیدے کے مطابق ایک الٰہی منصب ہے کہ جو خدا کی طرف سے اس کے حق دار کو ملتی ہے۔ رسول گرامیؐ نے اسلام کے شروع ہی سے کہ جب انھوں نے اسلام کی دعوت کو عام لوگوں میں بھی شروع کیا اور انھوں نے اپنے عزیز و اقارب کو اپنی رسالت سے آگاہ کیا اور قیامت کے عذاب سے ڈرایا اور انہیں تبلیغی محفلوں میں اپنی جانشینی کے مسئلے کو بھی بیان کیا اور بنی ہاشم میں سے ۴۵ ر لوگوں کو بلا کر حکم الٰہی کو بیان کیا۔ پیامبر اسلامؐ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی بھی سب سے پہلے میری دعوت قبول کرے گا اور میری مدد کرے گا میرا بھائی، وصی اور جانشین ہوگا اور تاریخ نے بھی اس بات کی گواہی دی کہ سوائے حضرت علیؑ کے کوئی اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہوا اور کسی نے رسول اکرمؐ کی دعوت کو قبول اور مدد کرنے کی حمایت نہیں کی، لہٰذا رسول اکرمؐ نے اس مجمع میں فرمایا کہ یہ نوجوان (حضرت علیؑ) میرا وصی اور جانشین ہے جیسا کہ یہ واقعہ راویان تاریخ اور مفسرین کے درمیان (یوم الدار) اور (بدء الدعوۃ) کے نام سے مشہور ہے، اس کے علاوہ بھی رسولؐ اللہ نے اپنی ۲۳ ر سالہ رسالت میں مختلف مقامات اور مناسبتوں پر حضرت علیؑ کی جانشینی کے مسئلے کو امت مسلمہ کے سامنے بیان کیا اور ان کے مقام کو سب سے زیادہ برتر اور اہم قرار دیا ہے اور سب سے زیادہ اہم اور خاص امتیاز کہ جو حضرت علیؑ کے ماننے والوں اور ان کے دوستوں کے لئے خوشی کا باعث اور آپؑ سے حسد رکھنے والوں کے لئے جلن کا باعث بنتی ہے (حدیث منزلت) ہے یعنی رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو اپنے لئے ایسا سمجھا کہ جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ۔

اس کے علاوہ ایک اور حدیث (حدیث سد ابواب) ہے مدینے ہجرت کے بعد اصحاب پیامبرؐ کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلا کرتے تھے کچھ ہی عرصے بعد رسولؐ خدا کو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اے محمدؐ مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے حضرت علیؑ کے گھر کا دروازہ۔ اسی طرح ایک اور حدیث کہ جسے ہم (حدیث اخوت) کے نام سے پہچانتے ہیں حضرت علیؑ کے بلند مقام کی گواہی دیتی ہے، اس حدیث اخوت کا ماجرہ کچھ اس طرح سے ہے کہ جب رسولؐ خدا نے تمام مہاجر وانصار کو ایک دوسرے کا اور حضرت علیؑ کو اپنا بھائی قرار دیا۔

اس کے علاوہ اور دوسری احادیث مثلاً حدیث ابلاغ (پیام برأت) کہ یہ بھی حضرت علیؑ کے لئے بہت سے بڑے افتخاروں میں سے ایک افتخار ہے اور خاص طور پر ابوبکر کے مقابلے میں ایک بڑا افتخار ہے اور سب سے بڑھ کر روز مباہلہ کہ جس دن خداوند عالم نے (سورۂ آل عمران) میں

حضرت علیؑ کو رسولؐ خدا کا نفس قرار دیا اور بالآخر سب سے زیادہ واضح اور مستند (حدیث غدیر) ہے کہ جو رسولؐ خدا نے اپنے آخری حج (۱۰ ہجری) سے واپسی پر بیان فرمائی۔

پیامبر اسلامؐ نے دسویں ہجری میں ہزاروں لوگوں کے درمیان کہ جو سب کے سب امت مسلمہ میں سے تھے حج ابراہیمیؑ کو ادا کیا اور سارے زمانہ جاہلیت کے قوانین کو ایک بار پھر غلط ثابت کر کے ختم کیا اور مدینہ کی طرف واپسی سفر شروع کیا ابھی مکہ سے کچھ ہی دور ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ''یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔'' (سورہ مائدہ: ۶۷) یہ ایک ایسا اہم فریضہ تھا کہ جس کا ادا نہ کرنا ابلاغ رسالت ادا نہ کرنے کے برابر تھا اور پھر خداوند اس آیت کے تسلسل میں بیان فرماتا ہے: ''واللّٰہ یعصمک من الناس'' یعنی خداوند تم کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ اس آیت کے اتنی واضح وضاحت کے ساتھ نازل ہونے پر پیامبرؐ کے لئے ان کا فریضہ روشن ہو گیا۔ آیت کے نازل ہونے کے فوراً بعد رسولؐ خدا نے کاروان کو روکنے کا حکم دیا اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ جب حاجی ایک ایسے مقام کے نزدیک ہو چکے تھے کہ جہاں سے مدینہ، مصر اور عراق کے مسافر الگ الگ ہو جاتے تھے، امین وحی فرماتے ہیں کہ آج وحی کے بیان کے ساتھ ساتھ آپ لوگوں سے کچھ اور بھی کہنا چاہوں گا یہ ایک ایسا مقام تھا کہ جہاں رسولؐ اللہ جو کچھ ارشاد فرماتے وہاں موجود ہزاروں سننے والے واپسی پر اپنے علاقوں میں دوسروں تک پہنچاتے اور پھر آخرکار مقام غدیر خم پر سب قافلے جمع ہو گئے موسم بہت گرم تھا اور لوگوں کو بہت شدت سے اس بات کا انتظار تھا کہ آخر کون سا حکم الٰہی ہے کہ جس کے لئے رسول خدا نے تمام قافلوں کو روکا ہے پیامبر اسلامؐ ہزاروں لوگوں کے درمیان میں سے منبر پر تشریف لے گئے کہ جو پالان شتر کا بنا ہوا تھا رسولؐ خدا نے ایک نظر اپنے چاروں طرف کے مجمع پر گھمائی کہ جس پر سکوت طاری تھا اور سب لوگوں کی نگاہیں پیامبر اسلامؐ پر جمی ہوئی تھیں ایسے عالم میں رسولؐ خدا نے ارشاد فرمانا شروع کیا اور سب سے پہلے خدا کی حمد وثناء کی پھر اپنی صداقت کے بارے میں لوگوں سے زبانی تجدید بیعت لی لوگوں نے یہ عالم دیکھ کر رونا شروع کر دیا اسی دوران رسول خداؐ نے مجمع پر نظر ڈالی اور حضرت علیؑ کو اپنے پاس بلایا حضرت علیؑ رسولؐ خدا کے پاس منبر پر ان کے برابر میں آ کھڑے ہوئے اس کے بعد رسولؐ خدا نے لوگوں سے فرمایا: ''یا ایھا الناس من کنت مولاہ فھذا علی علیہ السلام مولا'' اور فرمایا کہ خدایا ان لوگوں کو دوست رکھ کہ جو علیؑ کو دوست رکھتے ہوں اور ان لوگوں سے دشمنی رکھ کہ جو علیؑ سے دشمنی رکھتے ہیں اور تمام باتیں پیامبر اسلامؐ نے اس حالت میں ارشاد فرمائیں کہ جب پیامبرؐ حضرت علیؑ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اوپر اٹھائے ہوئے تھے رسولؐ اللہ کی اس گفتگو کے ختم ہوتے ہی ایک خیمہ بنایا گیا کہ جس میں لوگوں نے قافلوں کی صورت میں آنا شروع کیا اور لوگوں نے حضرت علیؑ کے ہاتھ پر اس عنوان سے کہ وہ رسولؐ اللہ کے بعد ان کے جانشین اور خلیفہ برحق ہیں بیعت کی۔